بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

اور

تقدسِ صحابہ واہلِ بیت

سلسلہ عالیہ قادریہ الحسنیہ کا اصولی و شرعی مؤقف

مصنف

حضرت علامہ مفتی

ابو محمد علی حسن سیالوی الحسنی حفظہ اللہ

اشاعت

سنی نعت کونسل گدِپور

سلسلہ عالیہ قادریہ الحسنیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

عنوان: تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ اور تقدس صحابہ واہلِ بیت

مرتب: حضرت علامہ مولانا ابو محمد علی حسن سیالوی الحسنی

فیضانِ نظر: پیر محمد توقیر اقبال قادری حسنی نقشبندی سرکار

خادم: سلسلہ عالیہ قادریہ حسنیہ

تاریخِ تحریر: 10 محرم الحرام (1448)، 26 جون (2026)

رابطہ ای میل: see.zee480@gmail.com

مطالعہ آن لائن: https://archive.org/

خانقاہِ اولیاء قادریہ حسنیہ انٹرنیشنل لاہور پاکستان

سببِ تالیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین، وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین

دینِ اسلام کی اساس محبتِ رسولِ اکرم ﷺ، تعظیمِ اہلِ بیتِ اطہار اور توقیرِ جمیع صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر قائم ہے۔ جب بھی کسی دور میں ان مقدس ہستیوں کی عظمت کو مجروح کرنے کی کوشش کی گئی، اہلِ حق نے ہمیشہ علم، حکمت اور قلم کے ذریعے حق کا دفاع کیا اور باطل کی بیخ کنی کی۔ حالیہ حالات میں ذرائع ابلاغ پر نشر ہونے والے بعض مناظر نے اہلِ ایمان کے دلوں کو رنجیدہ کیا اور ناموسِ رسالتِ مآب ﷺ، تقدیسِ صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار کے تحفظ کے حوالے سے اہلِ سنت کے مؤقف کو واضح کرنے کی ضرورت شدت سے محسوس ہوئی۔

اسی احساس کے پیشِ نظر، اپنے مرشدِ کریم کے حکم وارشاد کی تعمیل میں، اس مختصر رسالہ "تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ اور تقدیسِ صحابۂ کرام واہلِ بیت" کو قلم بند کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کا مقصد کسی فرد یا ادارے کی تحقیر نہیں، بلکہ قرآن وسنت، اجماعِ امت اور اکابرِ اہلِ سنت کی روشنی میں اہلِ سنت وجماعت کے متفقہ عقیدہ کی وضاحت اور مقدساتِ اسلام کے احترام کی دعوت دینا ہے۔

بارگاہِ ربِ کریم میں دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اسے تحفظِ عقائدِ اہلِ سنت کا ذریعہ بنائے، اور ہمیں عشقِ رسولِ اکرم ﷺ، محبتِ اہلِ بیتِ اطہار اور توقیرِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر تادمِ آخر ثابت قدم رکھے۔

وما علینا إلا البلاغ المبین

ابو محمد علی حسن سیالوی الحسنی

غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المؤمنین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین، وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین۔

اسلام کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی توحید، رسولِ اکرم ﷺ کی کامل تعظیم، اہلِ بیتِ اطہار کی محبت اور جمیع صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توقیر پر قائم ہے۔ انہی مقدس ہستیوں کے ادب واحترام میں ایمان کی سلامتی مضمر ہے، اور انہی کی عظمت کے تحفظ میں امت کا اتحاد اور دین کی بقا پوشیدہ ہے۔ جب بھی کسی دور میں ان مقدسات کی شان میں گستاخی، بے ادبی یا تنقیص کی ناپاک جسارت کی گئی، تو علمائے حق نے قرآن و سنت، اجماعِ امت اور اقوالِ ائمہ کی روشنی میں اس کا دوٹوک رد فرمایا اور امت کی صحیح رہنمائی کی۔

سلسلۂ عالیہ قادریہ الحسنیہ کا مؤقف ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ دینِ اسلام، مقدساتِ اہلِ اسلام اور اکابرِ امت کے متعلق ہر گفتگو دیانت، تحقیق اور ذمہ داری کے ساتھ ہونی چاہیے۔ اگر کسی نشریاتی ادارے یا پروگرام میں ایسی بات نشر ہو جو اہلِ سنت کے مسلمہ عقائد، دینی شعائر یا اکابر کی عظمت کے منافی محسوس ہو، تو اس پر احتجاج کا راستہ بھی شریعت، حکمت، اخلاق اور قانون کے دائرے میں ہونا چاہیے ہم تمام میڈیا اداروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ مذہبی معاملات میں غیر جانب داری، تحقیق اور احتیاط کو ملحوظ رکھیں، کیونکہ ذرائع ابلاغ کی ایک خبر یا تبصرہ لاکھوں لوگوں کے افکار پر اثر انداز ہوتا ہے اختلافِ رائے اپنی جگہ، مگر تہذیب، شائستگی اور علمی استدلال اہلِ حق کا شعار ہے۔

ہمارا مطالبہ یہی ہے کہ دین و مذہب سے متعلق حساس معاملات میں اہلِ علم سے رجوع کیا جائے، تاکہ معاشرے میں اتحاد، احترام اور دینی اقدار کو فروغ ملے، نہ کہ انتشار اور اشتعال کو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق بات کہنے، حق کو قبول کرنے اور امتِ مسلمہ کے اتحاد واتفاق کے لیے مثبت کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اعلامیہ

سلسلۂ عالیہ قادریہ الحسنیہ واضح اور غیر مبہم الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ ناموسِ رسالتِ مآب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، عظمتِ اہلِ بیتِ اطہار علیہم الرضوان اور حرمتِ جمیع صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہمارے ایمان کی بنیاد اور ہمارے عقیدے کا لازمی حصہ ہے۔ ان مقدس ہستیوں کی شان میں ادنیٰ سی بے ادبی، گستاخی، تحقیر یا استخفاف کسی بھی صورت قابلِ برداشت نہیں ہم ذرائع ابلاغ اور تمام متعلقہ اداروں کو متنبہ کرتے ہیں کہ اظہارِ رائے کی آزادی ہر گز اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ مسلمانوں کے مقدسات کو متنازع بنایا جائے، یا ایسی گفتگو نشر کی جائے جس سے اہلِ ایمان کے دل مجروح ہوں اور امت کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ اگر نشریات، پروگرام یا گفتگو میں واقعی ایسی بات نشر ہوئی ہے جس سے ناموسِ رسالت ﷺ، اہلِ بیتِ اطہار یا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی شان متاثر ہوئی ہے، تو یہ نہایت سنگین معاملہ ہے، جس کی شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہئیں، ذمہ داران کا محاسبہ ہونا چاہیے، اور آئندہ اس کی مکمل روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ ہم یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ عشقِ رسول ﷺ ہمارے لیے محض ایک نعرہ نہیں بلکہ ایمان کی روح ہے، اور اہلِ بیتِ اطہار و صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت و تعظیم دین کا لازمی تقاضا ہے۔ ان مقدس ہستیوں کی عزت پر کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں۔

شرعی بنیاد

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا.(سورۃ الأحزاب:57)

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، اللہ نے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا تسبوا أصحابي

میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو۔

(صحیح البخاری:3673، صحیح مسلم:2541)

أذكركم الله في أهل بيتي

میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔

(صحیح مسلم:2408)

لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحبَّ إليه من والده وولده والناس أجمعين

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(صحیح البخاری:15، صحیح مسلم:44)

ائمۂ امت کے اقوال:

امام قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کی شان میں ادنیٰ سی تنقیص بھی کفر ہے۔

(الشفا، 267/2)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینا حرام ہے۔"

(شرح صحیح مسلم، حدیث: 2541)

امام ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اہلِ بیت اور صحابہ کی محبت اہلِ سنت کے اصولوں میں سے ہے۔

(الصواعق المحرقة، ص 230)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جو شخص صحابۂ کرام کی تنقیص کرے، وہ گمراہی کے راستے پر ہے۔"

(السنة للخلال، 493/3)

اسی بنا پر سلسلۂ عالیہ قادریہ الحسنیہ واضح کرتا ہے کہ ناموسِ رسالت ﷺ، اہلِ بیتِ اطہار اور جمیع صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت و حرمت ہمارے ایمان کا حصہ ہے، اور ان کی شان میں کسی قسم کی بے ادبی یا گستاخی ناقابلِ برداشت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین، اپنے محبوب کریم ﷺ، اہلِ بیتِ اطہار اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبت اور ادب پر ثابت قدم رکھے، اور امتِ مسلمہ کو ہر فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

نوٹ:

ناموسِ رسالتِ مآب ﷺ، تقدیسِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہلِ بیتِ اطہار علیہم الرضوان کے تحفظ کے موضوع پر سلف و خلف کے اکابر علمائے اہلِ سنت نے گراں قدر علمی سرمایہ چھوڑا ہے۔ قدیم ائمہ میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کی الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، ملا علی قاری رحمہ اللہ کی شرح الشفا، امام احمد بن محمد خفاجی رحمہ اللہ کی نسیم الریاض شرح الشفا، امام ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ کی الصواعق المحرقۃ، امام نووی رحمہ اللہ کی شرح صحیح مسلم، علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ کی رد المحتار، فتاویٰ عالمگیری، علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ کی البحر الرائق اور علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ کی فتح القدیر نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ جبکہ متأخرین علمائے اہلِ سنت میں امام احمد رضا خان قادری رحمہ اللہ کی فتاویٰ رضویہ، حسام الحرمین اور المعتمد المستند، صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ کی بہارِ شریعت، مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان رحمہ اللہ کی فتاویٰ مصطفویہ، مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ کی فتاویٰ شارحِ بخاری، تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری رحمہ اللہ کی فتاویٰ تاج الشریعہ، مفتی نظام الدین رضوی رحمہ اللہ کی فتاویٰ نظامیہ اور مفتی وقار الدین قادری رحمہ اللہ کی وقار الفتاویٰ خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں۔ ان تمام مصادر میں قرآنِ کریم، سنتِ نبویہ، اجماعِ امت اور ائمۂ دین کے اقوال کی روشنی میں ناموسِ رسالت ﷺ، عظمتِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہلِ بیتِ اطہار علیہم الرضوان کے تحفظ کو ایمان کا بنیادی تقاضا قرار دیا گیا ہے۔

ضروری پیغام

میری اس قوم کی پستی خدا جانے کہاں تک ھے

عمل ناپید ھے اسلام بس خالی زباں تک ھے

اس وقت ملک پاکستان میں جیو نیوز کے حوالے سے احتجاج جاری و ساری ہیں۔ مگر کیا ھم نے جیو کا بائیکاٹ عملی طور پر کیا ھے ؟اگر حکومت پاکستان مستقلا جیو کا لائسنس معطل کر دے تو یہ تو بہت ھی مستحسن عمل ہو گا مگر اگر ایسا نہ ہو تو بحثیت مسلمان ھمارا ابھی کچھ فرض منصبی ھے کہ محض دعویٰ اور نعروں پر اکتفاء نہ کریں عملا جیو کا بائیکاٹ کریں اسکو unfollow کریں اسکی نشریات کو نہ دیکھیں۔۔22 کروڑ کم و بیش پاکستانی عوام کو اگر ھم اس عمل پر آمادہ نہ کر سکیں تو پاکستان کا 22 کروڑواں حصہ ھم خود بھی تو ہیں۔ تو کم از کم ھم اپنے اندر تو انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔۔۔!

اس لئیے میں اپنے فرینڈ لسٹ والے ان احباب جو کم و بیش 250 ہیں ان سے گزارش کروں گا کہ خدارا آپ پہلے جیو کو unfollow کریں اور بعد میں اپنے حلقہ اثر میں اس کی تبلیغ کریں تو ان شاءاللہ وہ وقت دور نہیں جب ان تمام گستاخوں کو انکی اصل او قات یاد جائے گی اور یہ کچھ نہیں کر سکیں گے۔۔۔

(استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام فخر الدین چشتی گولڑوی صاحب مدرس ام المدارس جامعہ قادریہ مردان شریف)